www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

فکر و نظر

نیا عیسوی سال اپنے جلو میں کئی مسائل لیے ہوئے آیا ہے جنھیں گذشتہ سال کی سہ ماہی نے بہت اہم بنا کر ملک و ملّت کے کندھوں پر عظیم بوجھ رکھ دیا ہے۔ خصوصًا مشرقی پاکستان میں ہولناک سمندری طوفان کی ناقابلِ تلافی تباہ کاریاں، انتخاب میں لادین اور سوشلسٹ عناصر کی غیر متوقع کامیابی اور مشرق وسطیٰ میں شاہ حسین اور حریت پسندوں کی خانہ جنگی پاکستان اور عالم اسلام کے لیے ایسے مسائل ہیں جن سے کوئی انسان دوست، محب وطن مسلمان متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔ ظاہری اسباب کچھ بھی ہوں لیکن یہ بات بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ یہ سب کچھ قوم کے طویل اخلاقی انحطاط، عملی بے راہ روی، خدا سے دوری اور ہوس اقتدار کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ جب کسی قوم میں یہ چیزیں عام ہو جاتی ہیں تو اس کے لیے ابتلاء اور مصائب کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔

ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس ليذيقهم بعض الذي عملوا لعلهم يرجعون (الروم : ۴۱)

لوگوں کے اعمال کے سبب سے خشکی اور تری میں بلائیں وابتلائیں پھیلتی ہیں۔ یہ ان کے بعض اعمال کا مزہ اللہ تعالیٰ اس لیے چکھاتے ہیں کہ وہ باز آ جائیں۔

مشرقی پاکستان میں سیلاب کی تباہ کاریاں جہاں مشرقی پاکستان والوں کے لیے قیامت بن کر نازل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگئیں اور رہتے بستے گھرانوں کو حسرت و یاس کی تصویر، لہلہاتے کھیتوں کو ویرانے اور آبادیوں کو کھنڈرات میں تبدیل کر گئیں وہاں دوسروں کے لیے سامان عبرت اور انسانی ہمدردی کا امتحان ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی مشکلات کو اپنی مصیبت سمجھتے ہوئے ۔۔۔ دل کھول کر ان کی ہر قسم کی اخلاقی اور مالی امداد کریں اور مالی تعاون کا سلسلہ اس وقت تک جاری رکھیں جب تک مصیبت زدگان مکمل طور پر آباد نہیں ہو جاتے۔

مشرقی پاکستان میں ہلاکت اور قیامت خیزی کے چند دن بعد ہی عام انتخابات نے قوم کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی جن کا انعقاد حسب اعلان ۷ اور ۱۷ دسمبر ۱۹۷۰ء کو ہوا اور پاکستانی عوام نے پہلی بار "بالغ رائے دہی" اور "ایک آدمی ایک ووٹ" کی بنیاد پر اس انتخاب میں حصہ لیا اور اس طرح صدر یحییٰ خان نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے آزادانہ انتخابات کرا کر قوم سے اپنا پہلا وعدہ پورا کر دیا۔ اس سے قبل پاکستان میں جو انتخاب ہوتے رہے وہ نہ تو اس طرح آزادانہ تھے اور نہ ہی بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ہوتے تھے۔ ان انتخابات کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ قوم کے افراد نے بہت حد تک اپنی مرضی کے مطابق ووٹ کا استعمال کیا ہے اور انتظامیہ نے سیاسی پارٹیوں اور ہر طبقۂ خیال کے اشخاص کو اپنے اپنے منشور اور نظریات کی تبلیغ و اشاعت کی مکمل آزادی دے رکھی تھی لیکن دوسری جانب اس آزادی کے پردہ میں بعض جماعتوں اور اشخاص نے ایک دوسرے پر جس ذلت آمیز پیرائے میں کیچڑ اچھالا اور بے بنیاد الزام تراشیاں کیں وہ اس آزادی کا بہت غلط استعمال ہے۔

نتیجتاً مغربی جمہوریت کے اصولوں کے مطابق دو پارٹیاں عظیم اکثریت سے کامیاب ہوئی ہیں اور شیخ مجیب الرحمان اور ذوالفقار علی بھٹو لیڈروں میں نمایاں حیثیت سے ابھرے ہیں۔ انتخابات پر مختلف تبصرے ہوئے ہیں اور شکست خوردہ جماعتوں کی غلطیوں کی نشان دہی کی جا رہی ہے ان کوتاہیوں سے قطع نظر ہار ہی ایک ایسی بڑی غلطی ہے جس کے ساتھ سبھی کچھ لازم آجاتا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ